# سوال

(175)فروخت شدہ زمین کا مسئلہ

## جواب

السلام علیکم ورحمۃاللہ وبرکاتہ

: کیافرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ میں کہ مرحوم اللہ بچایونے مرض الموت میں اپنی زمین اپنے بھانجوں کو بطور فروخت کردی ریٹ (قیمت) بی طے ہوگیااور2000دوہزارروپے بطورایڈوانس بھی دیئے گئے۔اس وقت زمین کاریٹ زیادہ تھاجبکہ سودے میں بہت کم لگایاگیااورخریدارکی مصروفیت اوربیچنے والے کی بیماری کی شدت کی وجہ کھاتا(رجسٹری) منتقل ہونے سے رہ گیاابھی تک کسی قسم کی تحریرات بھی نہیں ہوئیں۔ اب اللہ بچایوفوت ہوگیااس کی بیوی نے دوہزارروپے سوتی(ایڈوانس)والے واپس کردیے بھانجوں نے واپس لے بھی لیے۔وضاحت درکارہے کہ شریعت محمدی کے مطابق اس زمین کامالک کون ہے؟

---

# الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃاللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

معلوم ہوناچاہیے کہ مرحوم کامرض الموت میں یہ سوداکرناناجائزہےاس طرح سے وارث بعدمیں فقروفاقے کے اندرمبتلاہوکردوسروں کے آگے دست درازی کرنا،اس طرح آخری ایام میں مرحوم کےلیے ایساکرناغیرمناسب ہے۔کیونکہ مرض الموت کے وقت صدقہ وغیرہ کرنابھی ناجائزہےکیونکہ اس طرح کرنے سے پچھلے ورثاء کوکچھ بھی نہیں ملے گااس لیے مرض الموت میں ہبہ اوروصیت بھی جائزنہیں ہے۔حدیث مبارکہ میں ہے:

((عن أبيه أنه اشتكى بمكة فجاءه رسول الله صلى الله عليه وسلم فلمارآه سعد بكى وقال يارسول الله أموت بالارض التى هاجرت منهاقال لاان شاءالله وقال يارسول الله صلى الله عليه وسلم أوصى بمالى كله فى سبيل الله قال لاقال يعنى بثلثه قال لاقال لاقال فنصفه قال لاقال فثلثه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الثلث والثلث كثيرانك اتترك بنيك أغنياء خيرمن أن تتركهم عالة يتكففون الناس )) أخرجه البخارى، كتاب الوصايا' باب امايترك ورثته' أغنياء-والنسائى كتاب الوصايا' باب الوصية' بالثلث واللفظ للنسائى

''سیدناعامربن سعداپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ مکہ میں بیمارہوئے اسی وقت ان کے ہاں رسول اکرمﷺتشریف لائے،جب سعد نے آپ کودیکھاتورونے لگےاورکہنے لگے کہ اے اللہ کے رسولﷺمیں مرتاہوں اسی جگہ جہاں سے ہجرت کرچکاتھاآپﷺنے فرمایا:ان شاء اللہ تعالی ایسانہیں ہوگااورکہاسعدنے کہ اے اللہ کے رسولﷺمیں وصیت کرتاہوں میراساراماال اللہ کی راہ میں دیاجائے آپ نے فرمایاسارے مال کی وصیت نہ کرپھرعرض کیادوتہائی اس مال کی پھرآپ نے فرمایانہ دوتہائی بھی نہیں۔پھرپوچھاآدھااس مال کاآپﷺنے فرمایاآدھابھی نہیں۔پھراس نے کہاتہائی مال آپﷺنے فرمایاتہائی مال میں وصیت کرکیونکہ تہائی بھی بہت ہے۔پھرآپﷺنے ان کوفرمایاوارث تیرے پیچھے غنی اورآسودہ رہیں یہ بات اچھی ہے یاکہ محتاج اورلوگوں کے دست نگررہیں یہ بات اچھی ہے۔''

حالانکہ شریعت محمدی کبھی بھی ورثاء کونقصان نہیں پہنچاسکتی جیساکہ حدیث مبارکہ میں ہے:

((عن عبادۃ بن الصامت أن رسول للہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی لاضرر ولاضرار ))

اسی طرح دوسری حدیث میں ہے :

((عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول للہ صلی اللہ علیہ وسلم لاضرر ولاضرارا )) رواۃ ابن ماجہ، کتاب الاحکام 'باب من بنی فی حقہ مایضر بجارہ' رقم الحدیث : ٢٣٤١.

مذکورہ صورت سے معلوم ہوتا ہے کہ مرض الموت میں کیا ہوا زمین کا سودا واپس ہونا چاہیے کیونکہ ان دنوں زمین کی قیمت زیادہ تھی تو کم قیمت میں کیسے فروخت کردی ہر باشعور انسان مہنگی چیز کو سستا کیسے فروخت کرے گا۔ دوسری بات یہ کہ ابھی زمین کی خرید و فروخت کی تحریرات بھی نہیں لکھی گئی اس میں دی گئی رقم بطور ایڈوانس بھی بہت کم ہے جو کہ غیر مناسب ہے۔ تیسری بات کہ اب تک رجسٹری وغیرہ بھی نہیں ہوئی، چوتھی بات کہ بیوہ نے ایڈوانس والی رقم واپس کردی اور بھانجوں نے وصول بھی کرلی۔ ان وجوہات کی بنا پر ثابت ہوتا ہے کہ اس سودے کو ختم کرکے واپس کیا جائے مرحوم کے لیے مرض الموت میں یہ فیصلہ کرنا بھی ناجائز تھا کہ آخری وقت میں اپنے ورثا کو لاوارث چھوڑ دے تاکہ دوسرے لوگوں کے سامنے دست درازی کرتے رہیں، لہذا یہ زمین اصل ورثاء کی ہی ہوگی۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

# فتاویٰ راشدیہ

## صفحہ نمبر 574

## محدث فتویٰ